بسم اللہ الرحمن الرحیم

سمت کاشی سے چلا جانب متھرا بادل
برق کے کاندھے پہ لاتی ہے صبا گنگا جل

گھر میں اشنان کریں سرو قدان گوکل
جا کے جمنا پہ نہانا بھی ہے اک طول امل

خبر اڑتی ہوئی آئی ہے مہابن میں ابھی
کہ چلے آتے ہیں تیرتھ کو ہوا پر بادل

کالے کوسوں نظر آتی ہیں گھٹائیں کالی
ہند کیا ساری خدائی میں بتوں کا ہے عمل

جانب قبلہ ہوئی ہے یورش ابر سیاہ
کہیں پھر کعبے میں قبضہ نہ کریں لات و ہبل

دہر کا ترسا بچہ ہے برق لیے جل میں اگن
ابر چوٹی کا برہمن ہے لیے آگ میں جل

ابر پنجاب تلاطم میں ہے اعلاے ناظم
برق بنگالہ ظلمت میں گورنر جنرل

نور کی تجلی ہوئی پردۂ ظلمت مین نہان | چشم خورشید جہان بین مین ہین تار سب
آتش گل کا دہوان بام فلک تک پہنچا | جم گیا منزل خورشید کی چھت مین کاجل
ابر بھی چل نہین سکتا وہ اندہیرا گھپ ہے | برق سے رعد یہ کہتا ہے کہ لا مشعل
جسطرف سے گئی بجلی ادہر اودہر آتش کی | قلعۂ چرخ مین ہے بھول بھلیان بادل
فیض ترطیب ہوا نے یہ دکھائی تاثیر | زر محلول ہے اخگر تو پھر ہے مشعل
آب آئینہ تموج سے بہا جاتا ہے | کہے تصویر سے گر پا نہ کہین تشکیل
آج یہ نشو و نما کا ہے ستارہ چمکا | شاخ مین کاہکشان کی نکل آئی کونپل
دیکھتے دیکھتے بڑہ جاتی ہے گلشن کی ہوا | دیدۂ نرگس شہلا کو نہ سمجھو اوجہل
خضر فرماتے ہین سنبل سے تری عمر دراز | پھول سے کہتی ہین پھلتا رہے گلزار امل
عطر افشان ہے شبنم گل نسرین چمن | نخل داؤدی سے ٹپکتا ہے عسل
پہن لیتا ہے جو بجلی کے مقابل سہرا | چرخ پر بادلا پھیلا ہے زمین پر مخمل
جگنو پھرتے ہین جو گلبن پہ نظر آتی ہے | مصحف گل کو جو آتی ہے طلائی جدول
ہم زبان صف چمن مین ہے سب اہل چمن | طوطیون کی ہے جو تضمین تو بلبل کی غزل

کچھ [illegible] کہیں [illegible] جوش [illegible] کا
یہ [illegible] دل [illegible] ہے [illegible] کیا بادل

[illegible] غم [illegible] ہے پیتا ہے [illegible]
لیے آتا ہے جنازہ [illegible] کاندھا بادل

رہتا اللہ رے ہے پر میخانے کا پانی
نعرہ مے کا ہے مے کش میں کہیا بادل

جوشش پر رحمت باری ہے چڑھا ہو جو دم
چشمک برق سے کرتا ہے اشارا بادل

دیکھتا گر کہیں محسن کی فغان و زاری
نہ گرجتا کبھی ایسا نہ برستا بادل

مطلع

پھر چلا خامہ قصیدہ کی طرف بعد غزل
کہ ہے چکر میں سخنگو کا دماغ مختل

باغ میں ابر سیہ مست چڑھا کر آیا
جام خورشید سے میکدہ برج حمل

چشم نرگس میں گلابی ہے کہ پھولا ہے گلاب
پھول کیوڑے کا کھلا ہے کہ کھلی ہے بوتل

جام مے بادہ سے کہتے ہیں کہ رندو پہ چھڑک
دست بو جام کو کہتے ہیں کلیجہ کو بل

گوہر دل کو بڑی سنگدلی سے پیسا
کشتی مے کو بنایا ہے ساقی نے کھرل

کیسی افسردگی کیا بات ہے مرجھا یا خنکی
غنچہ کہتا ہے لیجا لو سے کہ گلشن سے نکل

سیر میں دشت کی مصروف ہے جو پاؤں ہے لنگ
شغل میں چاک گریباں کی ہے جو ہاتھ ہے شل

مصرعوں کو ڈھیر ہے کہ زلیخا کے لیے
سر بازار نہ بکنے لگے سودی کا خلل

مے گلرنگ ہے کیا شمع شب فکر کا پھول
چلتے چلتے جو قلم ہاتھ سے جاتا ہے نکل

کیا جنون خیز ہوئے لکھنے میں صریر کلک
کہ سیاہی سے ہے ہر حرف کو سودی کا خلل

ہے مجھکو نہ انشا کی نہ املا کی خبر
ہو گئی نظم کی انشا و خبر سب مہمل

دل میں کچھ اور ہے پر منہ سے نکلتا ہے کچھ اور
لفظ بے معنی ہیں اور معنی ہیں بے شکل

گفتا بے قید ہوا اسقدر آوارہ پھرا
کوئی مندر نہ بچا اوس سے نہ کوئی اشتل

کبھی گنگا پہ بہکتا ہے کبھی جمنا پہ
گھاگرا پہ کبھی گذرا کبھی سوے چنبل

چھینٹے دینے سے نہ محفوظ رہے قلزم و نیل
نہ بچا خاک اوڑانے سے کوئی دشت و جبل

ہاں یہ سچ ہے کہ طبیعت نے اوڑایا جو غبار
ہو گئی آئینہ مضمون کی پہ چندان صیقل

رو میں ہے بہکنے میں بھی اعلی کی طرف
تاکتا ہے تو ثریا کی سنہری بوتل

اک ذرا دیکھیے کیفیت معراج سخن
ہاتھ میں جام زحل شیشہ تہ زیر بغل

گرتی پڑتی ہوئی مستانہ کہاں پہونچی کہاں
کہ تصور بھی وہاں جاوے تو سر کے بل

یعنی اوس نور کے میدان میں پہونچا کہ جہاں
خرمن برق تجلی کا لقب ہے بادل

تار باران مسلسل ہے ملائک کا ورود
ہے یہ تسبیح خداوند جہان عزوجل

کہیں طوبی کہیں کوثر کہیں فردوس بریں
کہیں بہتی ہوئی نہر لبن و نہر عسل

کہیں جبریل حکومت پہ کہیں اسرافیل
کہیں رضوان کا کہیں ساقی کوثر کا عمل

سخن شفقی کے کسی سمت نہان تہ خانے
اک طرف منظر قدرت کے عیان شیش محل

عاشق جلوہ طلبگار ہیں چشم قبول
نار معشوق کے پردے میں کہیں حسن عمل

گلشن یک رنگی مطلق سے لہکتے گلزار
بے نیازی کے بیابان سے جھکتے جنگل

باغ تنزیہ میں سرسبز نہال تشبیہ
انبیا جسکی ہیں شاخیں فقہا ہیں کونپل

گل خوش رنگ رسول مدنی عربی
زیب دامان ابد طرہ دستار ازل

نہ کوئی اسکا مشابہ ہے نہ ہمسر نہ نظیر
نہ کوئی اسکا مماثل نہ مقابل نہ بدل

اوج رفعت کا قمر نخل دو عالم کا ثمر
بحر وحدت کا گہر چشمہ کثرت کا کنول

مہر توحید کی ضو اوج شرف کا مہ نو
شمع ایجاد کی لو بزم رسالت کا کنول

مرجع روح امین زبدہ عرش برین
حامی دین متین ناسخ ادیان و ملل

ہفت اقلیم ولایت مین شہ عالیجاہ
چار اطراف ہدایت مین نبی مرسل

جی مین آیا ہی لکھون مطلع برجستہ اگر
وجد مین آکے قلم ہاتھ سی جاوی نہ اچھل

مطلع

منتخب نسخہ وحدت کا یہ تھا روز ازل
کہ نہ احمد کا ہی ثانی نہ احد کا اول

دور خورشید کی بہی حشر مین جاوینگی چل
تا ابد دور محمد کا ہے روز اول

شب اسری مین تجلی رخ انور سی
پڑگئی گردن رفعت مین سپہر کی ہیکل

سجدہ شکر مین ہی ناصیہ عرش برین
خاک سی پای مقدس کی لگا کر صندل

افضلیت پہ تری مشتمل آثار و کتب
اولویت پہ تری متفق ادیان و ملل

لطف سی تیری ہوئی شوکت ایمان محکم
قہر سی سلطنت کفر ہوئی مستاصل

سبحت جا مین اگلی کی ہین یعنی ادنی
مصرف جود مین اکثر کا مرادف ہی اقل

شانہ حضرت کا ہی تشدید دو لام و اللیل
صاد مازاغ البصر سرمہ چشم اکحل

جسطرف ہاتھ سی ہین کفر کی سب جان قدیم
جس جگہ پاون کہو سجدہ کرین لات و ہبل

تیری تشبیہ کا ہی آئینہ خانہ مشہور
شان بیرنگی مطلق ہی تجھی رنگ محل

ہے حقیقت کو مجاز آپ کا حیرت کا مقام | بے نیازی کو نیاز آپ کا نازش محفل

ہو سکا ہے کہیں محبوب خدا غیر خدا | اک ذرا دیکھیے جھک کر مری چشم احول

رفع ہونیکا تھا وحدت کثرت کا خلاف | میم احمد نے کیا آ کے یہ قصہ فیصل

نظر آئے مجھے احمد میں اگر واں دو نبی | روز محشر ہوں آ ہی مری آنکھیں احول

پھر اوسی طرز کی مشتاق ہے متواج طبع | کہیے اس بحر میں اک قافیہ اچھا بادل

غزل

کیا مجھ کا کعبے کبھی جانب کو ہے قبلا بادل | سجدے کرتا ہے سوی یثرب و بطحی بادل

چھوڑ کر میکدۂ ہند و صنم خانۂ چج | آج کعبے میں بچھائے ہے مصلا بادل

سبزۂ چرخ کو اندھیاری لگا کر لایا | شہسوار عربی کے لیے کالا بادل

بحر امکان میں رسول عربی در یتیم | رحمت خاص خداوند تعالی بادل

قبلۂ اہل نظر کعبہ ہوئے حضرت | ہو کے سر قبلے کو گھیرے ہوئے کالا بادل

رشک سے شعلۂ رخسار کے روتی ہے بھبھوکا | برق کے شعلہ پہ برستے ہوئے پیلا بادل

دور پہونچی لب جانبخش نبی کی شہرت | سن ذرا کہتے ہیں کیا حضرت عیسی بادل

ہو ہرا ریشۂ امید وہ نخل سرسبز
جسکی ہر شاخ مین ہو پھول ہر اک پات مین پھل

آرزو ہے کہ ترا دھیان رہے تا دم مرگ
شکل تیری نظر آئے مجھے جب آئے اجل

نام احمد ہو زبان پر سر بالیں جس دم
لب پہ ہو صل علیٰ دل مین ہو عقدہ حل

روح سے میری کہیں پاس سے ہو وقت اجل
کہ مری بات بنے کیجو جو مشکل ہو تو حل

دم مردن یہ اشارہ ہو شفاعت کا تیری
فکر فردا کی نکر دیکھ لیا جائیگا کل

یاد آئینۂ رخسار سے حیرت ہو مجھے
گور تیرہ نظر آئے مجھے شیش محل

میزبان بنکے نکیرین کہیں گھر ہے ترا
نہ اٹھانا کوئی تکلیف نہ ہونا بیکل

رخ انور کا ترے دھیان رہے بعد فنا
میرے ہمراہ چلے راہ عدم مین مشعل

حذف ہون میرے گناہان بتفصیل خفیف
آئین میزان مین جب افعال صحیح و معتل

میری شامت سے ہو آراستہ گیسوی سیاہ
عارض شاہد محشر ہو اگر حسن عمل

صف محشر مین ترے ساتھ ہو تیرا مداح
ہاتھ مین ہو یہی مستانہ قصیدہ یہ غزل

کہین جبریل اشارہ سے کہ ہان بسم اللہ
سمت کاشی سے چلا جانب متھرا بادل

تمت

قطعہ تاریخ نتیجہ طبع جناب منشی امیر احمد صاحب

متخلص بہ امیر سلمہ اللہ القدیر

نعت میں حضرت محسن نے قصیدہ لکھا
جسکا ہر شعر ہے گلزار جنان کا اک گل
ہاتھ آیا ہے مجھے تاریخ کا مصرع یہ امیر
مدح محبوب رسل شمع سبل ناصر کل

سنہ ۱۲۹۳ ہجری

تمام شد

تقریظ دلپذیر از فصیح بلیغ بے مثل و بے نظیر یگانۂ عالم جناب منشی امیر احمد لکھنوی متخلص امیر استاد جناب معلی القاب نواب رئیس رامپور خلد اللہ اقبالہم و دام الطافہم

مری محسن نے کیسے کیسے مضموں نعت میں لکھے
کہ ہر مصرع سے ہو جلوہ عیاں حسن طبیعت کا

عجب ہے آب و تاب اشعار میں لوگ کہتے ہیں
عروس فکر کے سر سے بندھا سہرا فصاحت کا

عرق ریزی ہے طبع پاک کی یا جوش فشانی ہے
بکھرا ہے گوہر شہوار دامن میں بلاغت کا

ہوئی صبح تجلی سے تجلی طور کی روشن
سپہر اپنا دکھایا نور سینا میں حضرت کا

چراغ کعبہ کو قندیل کہیے عرش اعظم کی
کہ روشن اس میں ہے مضمون معراج رسالت کا

تعلی کہہ رہی ہے یہ مضامین قصیدت سے میں
کہ زور اللہ نے بخشا قلم کو دست قدرت کا

خیال پنجتن سے شاعر کی طبع عالی نے
ستایا زنگ بیدل کی طرح نام شوکت کا

ہر اک مضمون ہے کہتا ہو مشام حور جنت سے
نہیں ہوں پھول میں پر عطر کھینچا ہے گل حسرت کا

جہاں دیکھیے اشعار کو جلوہ ہے موتی کا
کہ ہر جوہر نایاب ہے سیلاب دریا سخاوت کا

امیر یہ نعت محبوب الٰہی نے دکھایا ہے
برستا ہے یہ اک صفحے پہ گویا ابر رحمت کا

نظر آتا ہے یہاں تشبیہوں میں یہ کیا عالم ہے
تعالی اللہ کثرت میں ہے پیدا رنگ وحدت کا

جو ہے فردوس کا مشتاق کہہ دو یہاں آئے
کہ جو قطعہ ہے اس میں ہے قطعہ گلزار جنت کا

لکھا ہر شعر ہے آیا صلے میں حسن مضمون
شگفتہ خاص سہرا آراستہ ہے یہ باغ جنت کا

مہک شعروں میں پھیل جائے گی کیوں کر لوگو
کہ ہے عطر بلاغت کھینچ کر اس میں فصاحت کا

سبک کر فکر کی شاخوں پہ جو مضمون آیا ہے
وہ پھل ہے نخل محبوب الٰہی کی محبت کا

لکھی تاریخ امیر اس نعت محبوبی کی میں نے
جو صفحہ ہے وہ اک سچا وسیلہ ہے شفاعت کا

سنہ ۱۳۰۱ھ

۵۰۸۵

غلطنامۂ شبستان رحمت

مثنوی صبح تجلی

صفحہ	سطر	شعر	غلط	صحیح
۳	۷	۰	ناخنی-کشیدن	ناخنی کشیدن
〃	۸	۰	خرموسی صعقادیہ	خرموسی صعقادین
〃	۹	۰	خاک	چاک
۴	۱۱	۰	بہ سیاہی	بسیاہی
۹	۱۲	۱	بین	ہین
۱۱	۳	۱	آذر	آزر
۳۳	۱۳	۲	گو- کہنہ نمود	گو کہنہ نمود
۳۳	۷	۰	ان	قبل ان

مثنوی چراغ کعبہ

صفحہ	سطر	شعر	غلط	صحیح
۵	۴	۲	ثور و حمل سپہر	ثور و حمل سپہر
۹	۸	۲	پیامبر پیام یاری	پیامبر پیام یاری
۹				تمہید وصف براق قبل شعر دوم
۱۱				درود و جبرئیل و براق شتابند تشریف قبل شعر ہفتم
۱۲	۷	۱	فلکیتر	فلکیتر
۱۳	۵	۱	عام بالکسر	عام بسکون الیم
۱۶				تشریف آوری جبرئیل قبل شعر ۱۵

صفحہ	سطر	شعر	غلط	صحیح
۱۴	۱۳	۱	بات	باب
۱۹	۱	۱	وہ	دو
〃	۱۳	۱	زینت	رغبت
۲۰	۹	۲	و شمع فانوس	شمع و فانوس
۲۲	۹	۲	گے	کے
۲۴	۳	۱	چشم	جسم
۲۶	۶	۳	بہی	تہی
۲۷	۱	۱	صدرِ علم	صدرِ علم
۳۰	۸	۳	آذر	آذر
۳۵	۴	۲	بیوی	بیبی
۳۸	۵	۱	بہان	بیان
۳۹	۱	۱	یون ہین	یان ہی
۴۱	۶	۱	بارو ح	با روح

سراپای رسول اکرمؐ

صفحہ	سطر	شعر	غلط	صحیح
۳	۳	۰	حلیہ شریف نسل آدم صلی اللہ علیہ وسلم	حلیہ اشرف نسل آدم صلی اللہ علیہ وسلم
۴	۳	۱	کہڑی	ککری
۴	۵	۲	سیہ	سینہ
۵	۱۳	۰	خاک	خاکہ